رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵ ۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر ـ غلام نبی

فی پرچہ ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۵

قیمت ششماہی اندرون ہند للعہ ۸

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳	۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۷ اگست ۱۹۳۵ء	نمبر ۴۱

فہرست مضامین

احراری لیڈروں کی حکومت پنجاب سے
فرقہ بہائیہ کے منشر کا زعقابہ
فتنۂ احرار کے مقابلہ میں جماعت
احمدیہ کی سرفروشانہ جدوجہد صـ ۱
واقعات عالم پر نظر صـ ۳
مکتوب جاپان صـ ۴
احرار ـ وفد اور پنجاب گورنمنٹ
مسلمانوں میں احرار کی فتنہ انگیزیاں
اشتہارات صـ ۱
خبریں صـ ۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اگست ـ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بعد دوپہر ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ـ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے ؛

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کے بخار میں کمی ہو رہی ہے ـ کل صبح درجہ حرارت ۴ء ۹۸ ـ اور شام کو ۸ء ۱۰۰ تھا ـ اور آج دوپہر تک ۸ء ۹۷ درجہ حرارت رہا ـ احباب دعائے صحت کرتے رہیں ؛

بشریٰ خاتون صاحبہ بنت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم سخت بیمار ہیں ـ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم کلرک دفتر بیت المال کی والدہ صاحبہ جنہوں نے ضعیف العمری میں بڑے اخلاص سے اسلام قبول کیا ـ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ـ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نشانات الٰہیہ تکمیل ایمان کا موجب ہوتے ہیں

" ہر ایک نشان جو ظاہر ہوتا ہے ـ اس سے لوگوں کے ایمان قوی ہوتے ہیں ـ کیونکہ نشان کے ذریعہ سے ایک انکشاف تام ہو جاتا ہے جب آدمی اچھی طرح سے معلوم کر لیتا ہے ـ کہ خدا تعالیٰ کس بات میں راضی ہے ـ اور کس دین کے حق میں وہ اپنے نشانات زبردست دکھاتا ہے ـ تب انسان اس دین کو سچے دل سے قبول کرتا ہے ـ اور اخلاص کے ساتھ اس کی خاطر ہر ایک تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو جاتا ہے ـ نشانات کے ذریعہ سے تکمیل ایمان ہوتی ہے ـ جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ ایک عمدہ راہ نکالی ہے ـ جب خدا کی فرمائی ہوئی باتیں پوری ہوتی ہیں ـ تو دل کو سرور اور خوشی ہوتی ہے انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے سیراب ہو جاتا ہے اور اس کا یقین بڑھتا ہے کہ اس سلسلہ کے اختیار کرنے میں ہم نے کوئی غلطی نہیں کھائی ـ مگر یہ مت خیال کرو کہ غلطی کے نہ کھانے میں تمہاری کوئی بہادری ہے ـ ہرگز نہیں یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے کہ تم نے غلطی نہیں کھائی ـ ورنہ بڑے بڑے فاضل اور مولوی لوگ اس جگہ ٹھوکر کھا گئے ہیں " (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۷ء)

انتخاب مبلغین کلاس

جو امیدوار امسال مبلغین کلاس جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ امیدواروں کو انتخاب کرنے والا کمیشن مقرر کیا جا چکا ہے۔ امیدوار جلد تر قادیان میں پہنچ جائیں ؛ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

سیکرٹریانِ وصایا کا انتخاب کیا جائے

عہدیداران کے انتخاب کی اطلاعیں جو منظوری کیلئے جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے نظارت اعلیٰ کے دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔ انکا اکثر حصہ ایسا ہے۔ جن میں سکرٹری وصایا کا انتخاب نہیں کیا گیا۔ میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جن انجمنوں نے سکرٹری وصایا مقرر نہیں کئے۔ وہ براہ مہربانی سکرٹری وصایا کا بھی انتخاب کر کے مرکز سے باقاعدہ منظوری حاصل فرمائیں۔ کوئی انجمن ایسی نہیں۔ جہاں موصی نہ ہوں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہاں سیکرٹری وصایا مقرر نہ کئے جائیں۔ میرے اس توجہ دلانے پر بھی جن جماعتوں نے سکرٹری وصایا مقرر نہ کئے۔ ان کے نام اس سے بیس روز کے بعد اخبار میں شائع کر کے اُنسے مطالبہ کیا جائیگا ؛

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۴ اگست ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

۱	شاہ بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۲	کریم بخش صاحب	سندھ
۳	سید محمد نواز صاحب	"

قادیان میں چوری کی مزید وارداتیں

۱۲ ماہ حال کی رات کو قادیان میں ایک ہی رات میں چوری کی تین کامیاب وارداتیں ہوئیں۔ اور چور پارچات و دیگر سامان چرا کرے گئے۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب جلد ساز کے گھر میں قفل شکنی ہوئی۔ اسی طرح مرزا سید محمد صاحب احمدی کے گھر میں قفل شکن کے ذریعہ چوری ہوئی۔ اور پھر ایک غیر احمدی کے ہاں بھی اسی رات چوری ہوئی۔

اس سے قبل چوری کی تین چار وارداتیں ہو چکی ہیں۔ چند دنوں کے اندر اندر چھ سات وارداتوں کا پے در پے ہو جانا سخت حیرت انگیز ہے۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے پہلے جو وارداتیں ہو چکی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی سراغ تا حال نہیں ملا۔

ہم ایک بار پھر ضلع گورداسپور کی پولیس کے ذمہ دار حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ کر کے مجرمین کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں ؛

دوستوں کو اطلاع

بھائی غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن لاہور آج کل رخصت پر لاہور سے باہر ہیں۔ اور انشاء اللہ یکم اکتوبر تک لاہور میں آئیں گے۔ جو دوست اپنے کسی مقصد کے متعلق ان کو خط لکھنا چاہیں۔ وہ اس بات کا خیال رکھ لیں ؛

امریکہ کے نو مسلمین کا چندہ تحریک جدید

ساڑھے چار سو ڈالر کی رقم پہنچ چکی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی "مالی تحریک جدید" کے سلسلہ میں جو مخلصانہ جواب جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے دیا ہے۔ اسے اخبار میں شائع کیا جا چکا ہے۔ ان کی وعدہ کی رقم ۱۲۲۱ ڈالر میں سے ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء تک ⅓ حصہ سے زیادہ کی رقم وصول بھی ہو چکی ہے۔ چنانچہ ۱۹۹ ڈالر کی فہرست پہلے شائع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل اور چیک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو پہنچے۔

جماعت کلیولینڈ ۵۷-۷۵ ڈالر۔ جماعت ڈیٹن ۲۷ ڈالر سید عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے ۴۰ ڈالر پہلے اور ۸۰ ڈالر کا چیک اب وصول ہوا ہے۔ جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ۴۰ ڈالر۔ پس اس طرح ۴۴۳-۷۵ ڈالر کی رقوم پہنچ چکی ہیں۔ جو وعدہ کے ⅓ حصہ سے بھی زیادہ ہیں ؛

افریقہ اور دیگر بیرونِ ہند کی جماعتوں سے امید ہے۔ کہ وہ بھی اپنے وعدے جلد پورے کر کے ثواب حاصل کریں گی۔ ان جماعتوں کے چندہ کی فہرست الگ شائع ہوگی۔ امریکہ کی اسم وار فہرست درج ذیل ہے ؛ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جماعت کلیولینڈ امریکہ

نام	رقم
بھائی علی اکرام صاحب	۱-۰۰ ڈالر
بھائی عبدالمالک صاحب	۱-۰۰ "
بھائی فضل کریم صاحب	۲-۰۰ "
بہن زہرہ فاطمہ صاحبہ	۱-۰۰ "
" حمیدہ خانم صاحبہ	۱-۰۰ "
" جلیلہ رشید صاحبہ	۲-۰۰ "
بھائی ولی اکرام صاحب	۵-۰۰ "
" صابر یار صاحب	۱-۰۰ "
" اکمل خلیل صاحب	۳-۰۰ "
بہن حلیمہ رحمان صاحبہ	۵-۰۰ "
" عزیزہ علی صاحبہ	۲-۰۰ "
بھائی فاروق حکیم صاحب	۱-۰۰ "
بہن سلیمہ صدیق صاحبہ	۱-۰۰ "
" کریمہ اکرام صاحبہ	۱-۵۰ "
" نصیرہ شکور صاحبہ	۲-۰۰ "
بھائی رشید امیر صاحب	۰۰-۲۵ "
بہن حبیبہ رزاق صاحب	۱-۰۰ "
بھائی غفور کریم صاحب	۱-۰۰ "
بہن بسم اللہ حکیم صاحبہ	۱-۰۰ "
بھائی شمس [illegible] صاحب	۱-۰۰ "
بہن فاطمہ شمس صاحبہ	۲-۰۰ "
" امۃ الحفیظ صاحبہ	۲-۰۰ "
" بہن حبیبہ کالو صاحبہ	۲-۰۰ "
بھائی کمال کالو صاحب	۳-۰۰ ڈالر
" عبدالحفیظ صاحب	۲-۰۰ "
" عبدالوارث صاحب	۱-۰۰ "
" علی مجتبےٰ صاحب	۱-۰۰ "
" افضل نبی صاحب	۱-۰۰ "
بہن منیرہ افضل صاحبہ	۱-۰۰ "
بھائی محمد رسول علی صاحب	۲-۰۰ "
بہن عقیقہ حفیظ صاحبہ	۱-۰۰ "
بھائی ابو سلام صاحب	۵-۰۰ "
بہن ربیعہ ہارون صاحبہ	۱-۰۰ "
میزان	۵۷-۷۵ "

جماعت ڈیٹون امریکہ

نام	رقم
بھائی اکرم مصطفیٰ صاحب	۲-۰۰ ڈالر
" عبدالغفور صاحب	۲-۵۰ "
بہن امۃ اللطیف صاحبہ	۱-۵۰ "
بھائی عبداللطیف صاحب	۲-۵۰ "
" احمد برکت صاحب	۱-۰۰ "
" علی شریف صاحب	۳-۰۰ "
بہن رفیقہ شریف صاحبہ	۰-۵۰ "
بھائی مرسل شفیق صاحب	۱-۰۰ "
" کریم صابر صاحب	۱۰-۰۰ "
بہن خدیجہ صابر صاحبہ	۱-۰۰ "
بھائی محمد لطیف صاحب	۱-۰۰ "
بہن امۃ اللطیف صاحبہ	۱-۰۰ "
میزان	۲۷-۰۰ ڈالر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

احراری لیڈروں کی حکومت پرستی

ذاتی اغراض کیلئے قوم اور ملت فروشی

احراری اور حکومت

احراریوں اور حکومت پنجاب کے وہ خاص تعلقات جنہیں دونوں طرف سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اب بالکل نمایاں ہو چکے ہیں۔ ایک طرف اگر احرار انگریزی حکومت کو شیطانی حکومت قرار دینے۔ اس کے قوانین کی خلاف ورزی اپنے مذہب کے رُو سے جائز سمجھنے۔ اور بارہا اس پر عمل کر کے ہندوستان کو انگریزی حکومت کے قبضہ سے نکال کر اپنے تصرف میں لانے کی تمنا رکھنے۔ اور اس کا اب بھی موقعہ بے موقعہ اظہار کرنے کے باوجود حکومت کی خاص مراعات اور نوازشات کے مورد بن رہے ہیں۔ راز داری اور مزاج شناسی کے اہل سمجھے جا رہے ہیں۔ تو دوسری طرف وہ بھی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اپنے سابقہ طریق عمل پر خاک ڈال کر اور سول نافرمانی کے مذہبی فرض کو کلیتہً فراموش کر کے حکومت انگریزی کو "رحمانی حکومت" تسلیم کر لیں۔ اور اپنے قول و فعل سے اس پر ثابت کر دیں۔ کہ وہ حکومت پرستی کی انتہائی منزل پر پہونچ گئے ہیں۔

فعلی لحاظ سے حکومت پرستی

فعلی لحاظ سے احراریوں کی حکومت پرستی تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ وہ فتنہ انگیز احراری ٹولہ جو بات بات پر سول نافرمانی کیلئے اٹھ کھڑا ہوتا تھا۔ جو اس رنگ میں بیسیوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا۔ اور ہزاروں کو طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کر چکا ہے۔ اور جسے ہمیشہ اس بات پر فخر رہا۔ کہ اس کی تحریک پر سول نافرمانی کر کے اتنے آدمی جان سے گئے اور اتنے ہزار مسلمانوں نے جیلخانہ کی ہوا کھائی وہ مسجد شہید گنج کے خالص مذہبی معاملہ میں ٹس سے مس نہ ہوا۔ مسلمانوں کی چیخ و پکار کی طرف اس نے کوئی توجہ نہ کی۔ اپنی آنکھوں کے سامنے مسلمانوں پر گولیاں چلتے۔ لاٹھیاں برستے۔ اور گھوڑے دوڑتے دیکھ کر بھی اپنے عشرت کدہ سے باہر نہ آیا۔ اور اپنے آزمودہ حربہ "سول نافرمانی" کا تو ان ایام میں اس نے نام لینا بھی جرم سمجھا۔ اگر احراری لیڈر یہ اعلان کر چکے ہوتے۔ کہ اب وہ حکومت کے مقابلہ میں سول نافرمانی اور قانون شکنی ناجائز اور خلاف مذہب سمجھتے ہیں۔ یا عین اس وقت بھی جب مسلمان ان سے مطالبہ کر رہے تھے۔ کہ مسجد شہید گنج کے لئے مظاہرہ کرنے میں ان کی راہنمائی کریں۔ کہہ دیتے۔ کہ سول نافرمانی ایک ناجائز فعل ہے۔ اس میں وہ ان کی راہنمائی نہیں کر سکتے۔ تو کسی کو ان سے کوئی گلہ نہ ہوتا۔ لیکن ایک طرف تو انہوں نے قانون شکنی سے قطع تعلق کا اعلان کرنا مناسب نہ سمجھا اور دوسری طرف ہزار منتیں کرنے کے باوجود شہید گنج کی مسجد کے بارے میں مسلمانوں کا ساتھ دینا گوارا نہ کیا۔ جس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ اب وہ پہلے کی طرح حکومت کا مقابلہ کرنے کی بجائے حکومت پرستی کا وظیفہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور حکومت ان کی گزشتہ شورشوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی حکومت پرستی کا فراخ دلی سے خیر مقدم کر رہی۔ اور ان کی حوصلہ افزائی میں مشغول ہے۔

قولی لحاظ سے حکومت پرستی

قولی لحاظ سے احراریوں کی حکومت پرستی روز بروز زیادہ وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے جس کے لئے حکومت کی خاص مہربانی سے ایک روزانہ اخبار "مجاہد" بھی وجود پذیر ہو چکا ہے۔ اس کے اس وقت تک جس قدر پرچے نکل چکے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے پیش نظر دو ہی مقاصد ہیں۔ ایک تو یہ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت پھیلانا۔ اور دوسرا یہ کہ حکومت کے منشاء کے خلاف اپنے حق کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں کے لیڈروں کو ذلیل و رسوا کر کے اور عوام کو خوفزدہ بنا کر حکومت کی خوشنودی حاصل کرنا۔

مؤخر الذکر مقصد کے لئے جو مضحکہ خیز خامہ فرسائی کی جا رہی ہے۔ اس کا کسی قدر نمونہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

احراریوں کے گلیڈ سٹون چوہدری افضل حق حکومت پرستی میں اندھے ہو کر اور غیرت و حمیت کو بالائے طاق رکھ کر فرماتے ہیں۔ "اگر مخالف قانون کارروائیوں سے انگریزی سنگینوں کو ہٹا کر مسجد پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ تو یہ مبارک قدام آزادی ہند کے لئے کیوں نہ کیا جائے"۔ "اگر عظیم الشان قربانی کر کے مسجد واگزار ہو سکتی ہے۔ تو اس سے کم قربانی کر کے ہندوستان آزاد ہو سکتا ہے۔ بحالات موجودہ ہندوستان کا آزاد ہونا آسان ہے۔ مگر مسجد کا واگزار ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی آزادی کے لئے ہندو اور سکھ کی ہمدردی کا حاصل ہونا ممکن ہے مگر مسجد کی بحالی کے لئے انگریزی گولی سکھ کی کرپان ہندو کے سرمایہ کا مقابلہ کرنا ہوگا" (۷ اگست)

اسی سلسلہ میں ارشاد ہوتا ہے۔ "جس ملک میں تعزیرات ہند کا درجہ خاکم بدہن قرآن کریم کے احکام سے بڑھ کر ہو جہاں کے قانون ۱۲ سال کے مخالفانہ قبضہ کو معابد اور مساجد پر تسلیم کرتا ہو۔ وہاں ایک سو تین سال کے مخالفانہ قبضہ کو سول نافرمانی کے ذریعہ سے مسترد کرنے کی کوشش کرنا انگریزی حکومت میں صولت فاروقی کے خواب دیکھنے سے کم نہیں"۔

ریاست کشمیر اور مسجد شہید گنج کی سول نافرمانی

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ مخالف قانون کارروائیوں کا بے اثر اور بے نتیجہ ہونا مسجد شہید گنج کے متعلق ہی کیوں سمجھا گیا۔ اور اس سے قبل جس موقعہ پر احراریوں نے قانون شکنی کی مہم شروع کی۔ خاص کر ریاست کشمیر کے خلاف۔ کیا اسوقت بھی انہیں معلوم نہ تھا۔ کہ مخالف قانون کارروائیوں سے انگریزی سنگینوں کو ہٹا کر ریاست سے اپنے مطالبات منوانا ممکن نہیں۔ اگر تھا۔ تو اس وقت کیوں یہ مہم اختیار کی گئی۔ اور کیوں نہ یہ مبارک اقدام آزادی ہند کے لئے کیا گیا۔ پھر جو صورت مسجد شہید گنج کے متعلق بیان کی جا رہی ہے۔ بعینہ یہی صورت ریاست کشمیر کے متعلق تھی۔ اور بالفاظ چودھری افضل حق صاحب "ہندوستان کی آزادی کے لئے ہندو اور سکھ کی ہمدردی کا حاصل ہونا ممکن تھا۔ مگر ریاست سے مطالبات منوانا انگریزی گولی سکھ کی کرپان اور ہندو کے سرمایہ کا مقابلہ کرنا تھا"۔ اس وقت یہ سب کچھ کیوں گوارا کر لیا گیا۔ بلکہ مستزاد یہ کہ اس وقت تو مسلمانان ریاست چلا چلا کر کہہ رہے تھے۔ کہ اس مرحلہ پر احرار کا قانون شکنی کرنا مسلمانوں کو کند چھری سے ذبح کرنے کے مرادف ہے۔ مگر اب مسلمان اس لئے بلاتے تھے کہ ان کی راہنمائی کی جائے۔ جب اس وقت مسلمانان ریاست کے خلاف منشاء ان تمام خدشات کے باوجود جن کی وجہ سے اب احراریوں کے اجسام پر کپکپی طاری ہو گئی۔ احراریوں نے قانون شکنی شروع کی۔ جس میں بہت سے مسلمانوں کو گولیوں سے مروایا اور ہزاروں کو قید خانوں میں ٹھنسوایا۔ تو اب مسلمانوں کے طلب کرنے پر کیوں گھروں سے نہ نکلے۔ اور باوجود قانون شکنی پر اعتقاد رکھنے کے نہ نکلے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ ریاست کشمیر پر چڑھائی کرنے میں ان کے ذاتی مفاد مضمر تھے۔ مگر اب حکومت کی دہلیز پر ناصیہ فرسائی کر کے اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں اور مستقبل کے متعلق خوشکن امیدوں پر جی رہے ہیں۔

لغو بہانے

پھر لکھتے ہیں "اگر احرار باوجود اس کے کہ وہ اس ایجی ٹیشن کو بے سود سمجھتے تھے سول نافرمانی میں شامل ہو جاتے اور ملک پر فتنہ و فساد برپا ہو جاتا۔ تو اس کا ذمہ کون لے سکتا ہے" (مجاہد ۶ اگست)

مگر حل طلب معمہ یہ ہے۔ کہ احرار نے اس ایجی ٹیشن کو بے سود سمجھا کیوں پہلے مواقع پر جو چیز انہیں سول نافرمانی کے باسود ہونے کا یقین دلایا کرتی تھی۔ وہ کیا تھی۔ اور اس موقعہ پر کیوں مفقود ہو گئی پھر پہلے سول نافرمانی کرتے وقت ملک میں فتنہ و فساد برپا ہونے کا ذمہ جو لیا کرتا تھا۔ وہ اب کہاں چلا گیا یہ تو جی نہ چاہنے کے بہانے ہیں۔ اور نہایت لغو بہانے ہیں۔

ایک وزنی بات

یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ "مجلس احرار کے کارکنوں نے اندر ہی اندر سمجھا۔ کہ سول نافرمانی سے ملک میں خانہ جنگی اور سول وار کا خطرہ ہے۔ ہندو مسلمان سکھ کا تنازعہ شروع ہو جائے گا"۔

یہ ایسی بات ہے۔ جو بہت کچھ وزن رکھتی ہے کیونکہ احراری کارکنوں کو اندر ہی اندر سمجھانے والی حکومت ہی ہو سکتی ہے۔ اور اسے یہ حق بھی حاصل ہے لیکن یہ حق تو ہر موقعہ پر حکومت استعمال کرتی رہی اور پورے زور

فرقہ بہائیہ کے خلافِ اسلام اور مشرکانہ عقائد

قرآنِ مجید کی اتباع کا بے بنیاد دعویٰ

(۷)

تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی دائمی اور آخری شریعت ہے۔ جس میں ترمیم و تنسیخ کا امکان نہیں۔ اور نہ کوئی اور شریعت اس کو بدل سکتی ہے۔ لیکن اس کے خلاف بہائیوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید منسوخ ہو چکا اور اب قرآن مجید کی بجائے البیان اور اقدس کی تعلیمات پر دنیا کے لئے عمل کرنا ضروری ہے۔ یہ سراسر مشرکانہ اور خلافِ اسلام عقیدہ ہے۔ چونکہ اس قسم کے عقیدہ سے لازماً تمام مسلمانوں کے قلوب میں بہائیت کے متعلق نفرت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے بہائی اپنے مشہور اصول تقیہ کے ماتحت دھوکا و فریب دینے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ وہ قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہی شیوہ "زمیندار" کے بہائی مضمون نگار نے اختیار کرتے ہوئے لکھا۔ "بہائی کھلے بندوں اپنے آپ کو بہائی کہتے ہیں۔ حضرت نبی کریم کو خاتم النبیین مانتے ہیں قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔" مگر دروغگو را حافظہ نہ باشد کے مطابق اس کے ساتھ ہی لکھ دیا۔ کہ "اہل بہاء ایک نئی کتاب کو مانتے ہیں۔ اور وہ تین نمازیں پڑھتے ہیں" (زمیندار ۲۰ جولائی) جب اہل بہاء ایک نئی کتاب مانتے۔ اور پانچ نمازوں کی بجائے تین نمازیں پڑھتے ہیں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ قرآن کو قابل عمل نہیں سمجھتے۔ ورنہ اس کے دائمی اور آخری شریعت ہونے سے کیوں انکار کرتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی پانچ نمازوں میں سے دو کو کیوں منسوخ کر دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ بابیت اور بہائیت کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اور نہ شریعت اسلامی کو بہائی اپنے لئے واجب العمل سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ محض لوگوں کو فریب میں مبتلا رکھنے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ ہم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ورنہ در اصل وہ قرآنی احکام کے شدید مخالف ہیں۔ اور انہوں نے اسلام کے ایک ایک حکم کو جس بے دردی سے پامال کیا ہے وہ ایسا دلخراش ہے۔ کہ کوئی ادنیٰ درجہ کا مومن بھی اسے دیکھ کر بہائیت کے مشرکانہ مذہب ہونے میں شبہ نہیں کر سکتا۔

اس کے ثبوت میں پہلے علی محمد باب کی خلاف اسلام تعلیم کا کچھ حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ پھر مختصراً بہاء اللہ کی تعلیم کا نمونہ درج کیا جائیگا۔

علی محمد باب کی تعلیم ہے۔ لا یجوز التدریس فی کتب غیر البیان الا اذا انشیٔ فیه مایتعلق بعلم الکلام وان مااخترع من المنطق والاصول وغیرها لم یؤذن لاحد من المومنین (البیان باب ۱ واحد ۴) کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ "البیان" کے سوا کوئی دوسری کتاب پڑھے۔ یا پڑھائے۔ اور نہ علوم متداولہ اور غیر متداولہ سیکھنے کی کسی مومن کو اجازت ہے۔ یہ حکم جہاں نصوص صریحہ قرآنیہ کے بالکل خلاف ہے۔ وہاں جسقدر نامعقول ہے۔ اس پر کسی تفصیل کی حاجت نہیں۔ اگر صرف بہائی ہی اس تعلیم پر عمل کریں۔ تو انہیں قدر عافیت معلوم ہو جائے۔

البیان کا دوسرا حکم یہ ہے۔ کہ دنیا میں جسقدر کتابیں پائی جاتی ہیں۔ ان سب کو مٹا دینا چاہیئے سوائے ایسی کتابوں کے جو بابی مذہب کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔ یا آئندہ لکھی جائیں۔ عربی عبارت یہ ہے۔ الباب السادس من الواحد السادس فی حکم محو الکتب کلها الا ما انشئت او تنشیٔ فی ذالک الامر۔

شریعت بابیہ کا تیسرا حکم یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو علی محمد باب پر ایمان نہیں لاتے۔ پلید اور واجب القتل ہیں۔ چنانچہ نقطۃ الکاف مقدمہ صفحہ [illegible] میں لکھا ہے۔ "ایشاں کسانے را کہ مومن بباب نبودند نجس و واجب القتل مے دانستند۔" کہ علی محمد باب کے پیروان لوگوں کو جو باب کو نہیں مانتے ناپاک اور واجب القتل یقین کرتے ہیں۔ چنانچہ بہاء اللہ کے جانشین عبد البہا آفندی بھی اس حکم کی تصدیق مکاتیب جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ میں بالفاظ ذیل کرتے ہیں۔

"در یوم ظہور حضرت اعلےٰ منطوق بیان ضرب اعناق وحرق کتب واوراق وہدم بقاع و قتل عام الا من آمن وصدق بود" یعنی علی محمد باب کا البیان میں یہی حکم ہے۔ کہ جو لوگ آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کی گردنیں اڑا دی جائیں۔ اور ان کا قتل عام کر دیا جائے اسی طرح مذاہب عالم کی جتنی کتابیں ہیں۔ ان سب کو جلا دیا جائے۔ اور مقامات مقدسہ کو بھی گرا دیا جائے۔ تاکہ بابی مذہب کے سوا اور کوئی مذہب دنیا میں قائم نہ رہے۔

ایک حکم شریعت بابیہ کا یہ ہے۔ کہ علی محمد باب کے مریدوں پر چوری اور حرام کا مال بھی اس وقت حلال ہو جاتا ہے جب علی محمد باب یا آئمہ معصومین کی اس پر نظر پڑ جاتی ہے چنانچہ کتاب نقطۃ الکاف صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱ میں حاجی میرزا جانی کاشانی نے لکھا ہے۔ کہ علی محمد باب نے اپنے رسالہ فروع میں لکھا ہے۔ کہ منجملہ ان چیزوں کے جو ناپاک کو پاک کر دیتی ہیں۔ آئمہ معصومین کی نظر بھی ہے پھر البیان کے صفحہ ۱۱ واحدہ میں علی محمد باب نے خود دعوےٰ کیا ہے۔ کہ جو ناپاک چیز ایسی ہو جس میں جسمانی گندگی نہ ہو۔ وہ البیان کی کسی آیت کے سامنے کرنے یا علی محمد باب کے دوسرے آثار اور اس کی اپنی نظر کے سامنے کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

باب کے اسی حکم کی بناء پر قرۃ العین نے کہا تھا کہ میرے رفیقو بازار کی جن چیزوں کو تم حرام سمجھتے ہو۔ میری نظر کے سامنے لاؤ۔ پھر دیکھنا کیسے وہ پاک ہو جائیں گی۔ (نقطۃ الکاف صفحہ ۱۰۱) علی محمد باب نے ایک اور حکم یہ دیا ہے کہ جو لوگ بابیت کے پیرو نہیں۔ جہاں تک ممکن ہو۔ ان سب کے اموال چھین لئے جائیں اور قدرت ملنے پر انہیں مجبور کیا جائے۔ کہ اس مذہب میں داخل ہوں (البیان باب ۵ واحدہ ۵) اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "در یوم ظہور حلال نیست بر غیر مومنین بحق آنچہ بانسبت باایشاں است الا آنکہ داخل در ایمان گردند" (باب ۵ واحدہ ۵) بابی دین کے ظہور کے بعد ہر شخص پر جو اس دین حق پر ایمان نہیں لایا۔ اس کی وہ چیزیں جو اس کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ حرام ہیں سوائے اس کے کہ وہ اس دین پر ایمان لے آئے۔

شریعت بابیہ کا ایک اور حکم جو صرف بادشاہوں کے لئے مخصوص ہے یہ ہے کہ ان لا یجعل احد علی ارضهم ممن لم یدین بذالک الدین وکذالک فرض علی الناس کلهم اجمعون (باب ۶ واحد ۷) اپنے علاقہ میں کسی غیر بابی کو آنے یا رہنے کی اجازت نہ دیں اور یہی فرض دوسرے تمام بابیوں پر عائد کیا گیا ہے۔

علی محمد باب کی تجویز کردہ شریعت کے یہ چند احکام اس امر کو ظاہر کرنے کے لئے بالکل کافی ہیں۔ کہ اس فرقہ ضالہ مشرکہ کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اب بہائی شریعت کے بعض احکام نمونہ کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں

اسلام نے خاص حالات کے ماتحت مرد کو چار عورتوں تک سے شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔ مگر بہائی شریعت اقدس میں لکھا ہے۔ ایاکم ان تتجاوزوا عن الاثنین۔ کہ دو سے زیادہ عورتیں رکھنا ناجائز ہے۔ اسلام نے سود لینے دینے کی سخت ممانعت کی ہے۔ مگر بہاء اللہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے بندوں پر فضل کر کے سود کو بھی جائز قرار دے دیا۔ (اشراقات۔ اشراق ہشتم صفحہ ۱۲۳)

اسلامی شریعت کا یہ حکم ہے۔ کہ سونے چاندی کے برتن کھانے پینے کے لئے استعمال کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح ریشمی لباس پہننا مردوں کو منع ہے۔ مگر بہاء اللہ نے اسکی بھی اجازت دی ہے۔

اسلام میں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ نماز کے وقت انسان قبلہ رو کھڑا ہو۔ مگر کتاب اقدس کا حکم یہ ہے۔ کہ جب نماز پڑھنے لگو۔ تو عکا کی طرف منہ کر لو۔

اسلام نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ مگر کتاب اقدس کا حکم یہ ہے۔ کہ صرف ۹ رکعات نماز فرض ہے۔ اور وہ بھی صرف تین وقت میں باقی نمازیں معاف کر دی گئی ہیں

اسلام نماز باجماعت کا تاکیدی حکم دیتا ہے مگر اقدس میں لکھا ہے۔ اب نماز باجماعت کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ پھر اسلام نماز کو ہر عاقل بالغ جوان بوڑھے مریض اور مسافر کے لئے ضروری قرار دیتا ہے۔ مگر بہاء اللہ کہتے ہیں جو بیمار اور بوڑھا ہو۔ اسے نماز معاف ہے۔

غرض اسی طرح کی بیسیوں باتیں ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بہائیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر کوئی بہائی یہ کہتا ہے۔ کہ وہ قرآن کو مانتا ہے۔ تو وہ تقیہ کرتا۔ اور دھوکہ اور فریب میں لوگوں کو مبتلا رکھنا چاہتا ہے۔

فتنۂ احرار کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی سرفروشانہ جدوجہد

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔ اور جن کی صحت کے لئے ایک گزشتہ پرچہ میں درخواستِ دعا شائع کی گئی ہے حسبِ ذیل مضمون بسترِ علالت سے کانپتے ہوئے ہاتھوں اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ لکھا ہے۔ یہ مضمون پڑھنے والے احباب موصوفہ کی صحت کے لئے ضرور دعا کریں۔ (ایڈیٹر)

ہم نے اس زمانہ کے مامور من اللہ کو بفضلِ الٰہی شناخت کیا۔ اس کے قدموں میں سرِ نیاز جھکایا۔ آمنا و صدقنا کہا۔ خوش آئند بشارات سے اپنے قلوبِ گرمائے نجاتِ اُخروی۔ اور دُنیا کی کامرانیوں و کامیابیوں کے وعدوں سے ماحول کی پستی سے بلندی پر جا پہونچے۔ مگر گوہرہائے مُراد سے دامن بھرنے کے لئے انگلیوں کا زخمی ہونا ضروری تھا۔ اور حیاتِ آفرین بلندی پر پہونچنے کے لئے دشوار گزار و کج و زینے کو طے کرنا لازمی اسی لئے ہمارے پیارے آقا و مولا نے ہمیں اپنے اندر ایک پاک تغیر۔ ایک خاص انقلاب اور ایک والہانہ جوش پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ کیونکہ ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔

ہماری تمنّا

اس میں کیا شک ہے۔ کہ ہم بھی اس ولولہ انگیزی کے بے حد متمنی تھے۔ اور ہیں تڑپتی ہوئی خواہش تھی۔ اور ہے۔ کہ ایک نہ بجھنے والی آگ ہمارے سینہ میں اس طرح جلے۔ جو تمام مکروہات کو خاکستر کرکے ہمیں دیوانہ وار اس مقصد کے لئے کوشاں بنا دے جس کے لئے خدا کی عنایت نے ہمیں اپنے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع کیا۔

چنگاری کو شعلہ بنانے کی ضرورت

اگر ہم پکانے کے لئے دیگچی چولھے پر چڑھا کر ناکافی آگ اس کے نیچے رکھیں تو خواہ ہم ایک لمبے عرصہ تک منتظر بیٹھے رہیں۔ وُہ چیز پک کر تیار نہ ہو گی۔ وُہ گرم تو ضرور رہے گی۔ مگر قابلِ استعمال نہیں ہو سکے گی۔ تاوقتیکہ آگ کو اس درجہ تک نہ پہنچا دیں جو کھانا پکنے کے لئے ضروری ہے۔

یہی مسئلہ اصل ہر ایک کام میں کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ جب معمولی کھانا پکانے کے لئے بھی ایک مقررہ درجہ کی آگ ضروری ہے۔ اور بغیر اس کے کھانا تیار نہیں ہو سکتا۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس عظیم الشان مقصد کے واسطے جس کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے ہمارے دلوں کی مدھم سی آگ کافی ہو کر ہمیں کامیاب کر سکے۔ اس ناکافی چنگاری سے کیا یہی لازم نہ آئے گا۔ کہ ہمارے دل بے چین رہ کر پہلو تو ضرور بدلاتے رہیں۔ اور یہ احساس ہمیں گرم تو ضرور رکھے۔ مگر منزلِ مقصود ہم سے کوسوں دُور رہے۔ اگر یہ صحیح ہے اور صحیح نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ تو پھر کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ ہم اس چنگاری کو اپنے ایمان کی ہوا دے کر اسے شعلوں میں تبدیل کر دیں۔ تا کہ جلد از جلد اپنے مقصد کو پہونچ جائیں۔

ہر بلندی زندہ قوم کی مِلک ہے

میں اپنی عزیز ملت کی توجہ ایک اور طرف بھی پھیرنا چاہتی ہوں۔ ہم اپنے روزمرہ کے حالات میں دیکھتے ہیں۔ کہ بلند مینار۔ بالا خانے وغیرہ ہمارے سامنے اپنی بلندی پیش کرتے ہیں اور ہم ان کی بلندی تسلیم کرتے ہیں۔ مگر ان کے زینے طے کرنے کے بعد وُہ بلندی ہمارے پاؤں کے نیچے ہوتی ہے۔ اور ہمیں اس پر فوقیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس طرح ہم روزانہ ایسی بلندیوں کو شکست دیتے ہیں۔ ہماری نگاہ بلند و بالا پہاڑوں سے ٹکرا کر ہمیں مرعوب کرتی ہے۔ مگر ہمارے عزم کے سامنے وُہ بلندی بھی پستی سے بدل جاتی ہے۔ ہم پہاڑوں کے دشوار گزار راستوں کو اپنے پاؤں سے روند کر اوپر پہونچتے ہیں۔ تو وُہ ڈراؤنی بلندی ہمارے پاؤں کے نیچے ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے چونکہ انسان کو بلندیوں کا وارث بنایا ہے۔ ذکر پستی کا۔ پستی اور زمین کی گہرائی تو کیڑے مکوڑوں اور حشرات الارض کے لئے ہے۔ اس لئے کوئی باعزت و ذیشان اور زندہ قوم پستی کی جانب نہیں جھکتی۔ اور جب کسی بلندی کو اپنے سامنے دیکھتی ہے۔ تو اسی جذبہ کے ماتحت تلملا کر اٹھتی ہے اور جلدی ہی اسے اپنے پاؤں کے نیچے دبا لیتی ہے۔ یہ ہوائی جہازوں کی تگ و دو اور یہ ہمالہ کی چوٹی پر پہونچنے کے سلسلہ میں جانبازیاں ثبوت دے رہی ہیں۔ کہ بلندیاں زندہ اقوام کی مِلک ہیں۔

جماعت احمدیہ کا فرض

شائد میں اپنے مطلب سے کچھ دُور نکل گئی ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتی تھی۔ کہ ہمیں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (فداہ نفسی) کی شناخت کی نعمت سے جب مالا مال کیا۔ تو ہمارا فرضِ اوّلین زمین و آسمان میں یہ قرار پایا۔ کہ ہم ایک نہ مٹنے والی زندہ قوم کی امنگوں کے ساتھ اٹھیں گے۔ اور زمین بوس انسانوں کو نکبت و پستی سے اٹھا کر بلندیوں کی طرف لے جائینگے اور اُسے بتائینگے۔ کہ خالق و مالک کا مقام عرشِ معلےٰ ہے۔ تم زمین کی طرف جھک کر اسے کیونکر پا سکتے ہو۔ پھر ہمارا فرض قرار پایا۔ کہ ہم اپنے سینوں میں ایک نہ بجھنے والی آگ جلا کر اور اس کی تپش سے بیتاب ہو کر دیوانہ وار اٹھیں۔ اور تمام عیوب کے جنگلات کو جلا کر خالق و مخلوق کے درمیانی راستہ کو استوار اور ہموار بنا دیں۔ تاکہ بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق تک پہونچنے میں دشواری نہ رہے۔ مگر جیسا کہ خود ہمیں احساس ہے۔ ہم نے ایسی شعلہ انگیزی اپنے سینوں میں اب تک پیدا نہیں کی۔ جو ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرتی۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی کے سامان

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں شعلہ زن بنانے کے لئے اپنی کائنات کو جنبش دی اور اس کے نتیجے میں راضی و رعایا نے ہمیں چونکا دیا۔ ان حالات میں ہمیں سرگرم عمل ہونے کی ضرورت ہے۔ افسردہ خاطر ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ غور تو کیجئے۔ ہمارے خالق و مالک خدا نے ہماری منزلِ مقصود نزدیک لانے کے لئے ہمارے سینہ کی آگ بھڑکانے کے لئے۔ ہماری سستیوں اور غفلتوں کو دُور کرنے کے لئے کیسے کیسے سامان مہیا فرمائے کمینے احرار نے اپنی فتنہ انگیزیوں سے گو ہمیں پریشان کیا۔ مگر اس کے نتیجہ میں ایک مبارک اور اہم تحریک اللہ تعالےٰ نے ہمارے امام کے دل پر القا فرمائی۔ اور توفیقِ ایزدی سے ہم نے سیماب وار اس کا استقبال کیا۔ ورنہ نہ معلوم ہماری رفتار کب تک سست رہتی۔

پھر غور کیجئے۔ ہماری محدود کوششیں اور کمزور ذرائع کہاں اتنی وسعت رکھتے تھے۔ کہ ہندوستان کے کونے کونے کی معزز۔ مقتدر۔ ذی علم۔ اور دُنیاوی کاموں میں سرگرم ہستیوں کو ”پیامِ احمدیت“ سے آشنا کرنے میں ایسے وسیع پیمانے پر کامیاب ہو سکتے۔ مگر خدائی تصرف نے دشمنوں کے ذریعہ ایسی بلند آہنگی سے ہر ایک کی توجہ اس طرف مبذول کرکے سینکڑوں کو تحقیق اور تدقیق پر مجبور کر دیا۔ ہماری کوششوں سے شاید سرسری واقفیت کے لئے بھی وُہ وقت خرچ نہ کرتے۔

مگر ان سب کو خدا تعالےٰ نے دشمنوں کی وساطت سے اس امر پہ مجبور کر دیا۔ کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام جو زمین و آسمان میں سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ زمین والے بھی اسے غیر معمولی اہمیت کی نظر سے دیکھیں۔

مخالفین کی کوششیں اور ان کے نتائج

اس سلسلہ میں سر اقبال کا نتیجۂ فکر اور اس پر اس کی اپنی ہی قوم کے بعض لوگوں کا ہیجان۔ احرار کا آزیبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف حدودِ شرافت کو توڑنا اور اس کے نتیجے میں جنابِ چوہدری صاحب کا آسمانِ شہرت و عزت پر غیر معمولی درخشندگی پانا۔ بلوچستان کا زلزلہ۔ پشاور کی آتش زدگی۔ مختلف مقامات کے سیلاب اور ہیچ مصائب۔ غرض چشمِ بینا کو اس میں تمام اسرار نظر آ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ دیکھنا چاہے۔

ملت عزیز! دشمن گمان کرتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ ہمارے سینے عشق و وفا سے خالی ہوئے ہیں۔ اسے نہیں معلوم کہ یہ آگ۔ اس کی شر انگیزی سے بھڑک اٹھی ہے۔ دشمن ہمیں جانی اور مالی نقصانات پہنچا کر بزعم خود سمجھ رہا ہے۔ کہ ہم دست و پا شکستہ ہو گئے ہیں۔ مگر اسے کیا معلوم کہ دنیاوی عشق کی آگ اگر دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیا کرتی ہے۔ تو یہ روحانی عشق کی آگ کس طرح بجھ سکتی ہے جنہوں نے اپنی زندگی اور موت۔ فائدہ اور نقصان راحت اور تکلیف کو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کی رضا میں لگا دیا۔ جن کا مسلک جن کا عقیدہ اور جن کا ایمان ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ہے۔ ان کو مصائب و آلام کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔

پس جہاں یہ فتنے اپنی نوعیت کے لحاظ سے عظیم الشان ہیں۔ یہ روحانی اذیتیں ناقابلِ برداشت ہیں۔ وہاں اس شیطان کی جنگ میں صبر و استقلال کی قیمت بھی گراں ہے۔ قربانیوں اور کوششوں کے ثمر بھی مسرور کن ہیں۔

زریں موقعہ

صاف نظر آرہا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی سے جو وعدے فرمائے تھے۔ ان کو پورا کرنے کے لئے اپنے مقدس لشکر کو نیچے کرنازل ہو گیا۔ اور کارکنانِ قضاء وقدر اپنے فرائض سرگرمی سے بجالا رہے ہیں۔ سرکش کی سرکوبی میں ڈھیل کا زمانہ گذر گیا اور ایمان و عقیدت کے حامل کی تھوڑی کوششیں بھی نتیجہ خیز ثمر لا رہی ہیں۔ حقیر قربانیاں ستاروں سے بڑھ کر بلند مراتب کی مستحق ہو رہی ہیں۔ ملت عزیز! آپ کے اخلاص و ایثار کی گراں قیمتیں مقرر ہو رہی ہیں۔ رضائے باری پیارے امام کے فرمانوں پر آپ کی سرفروشانہ اطاعت کو فرشتوں کے ہمدوش بنانے کے لئے بے قرار ہے۔ اور یہی وہ زریں موقعہ ہے جس میں والہانہ حصہ لینے کے لئے جسم کے ہر ذرہ کو بجلی کی مانند تڑپ تڑپ کر بڑھنا چاہیئے۔ اے خدا ہم کو بیش از بیش توفیق۔ عزم بالجزم اور استقلال عطا فرما۔ اور ہمیں اپنی خوشنودی کا وارث بنا۔ آمین ثم آمین

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) صلح کی جھلک (۲) جاپان اور ہندوستان (۳) ملکی زبان کے حروف

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

تازہ تاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہنشاہ ابی سینیا جو سلیمان اور ملکہ سبا کا بیٹا اور اپنے تئیں "یہودا کا شیر" کہلاتا ہے جسے اپنے بے خطا بہادر سخت جان۔ قوت برداشت میں بے نظیر۔ رائفل پر قادر شاندار شکاری سپاہیوں پر فخر ہے۔ فرانس و برطانیہ کے مشورہ سے اس بات پر آمادہ ہو گیا ہے۔ کہ اگر ابی سینیا کو ایک بندرگاہ مل جائے۔ اور ملک کی ترقی کے لئے اسے ایک رقم خطیر بطور قرض حاصل ہو جائے۔ تو وہ ملک کا ایک حصہ اٹلی کے حوالے کر دے گا۔ ابی سینیا اگر سطح مرتفع کے ۳ ہزار سے ۱۰ ہزار فٹ بلند علاقوں پر قابض رہے۔ اور پست زمینیں جن کو اہلِ ابی سینیا پسند بھی نہیں کرتے چھوڑ دے۔ تو اس کا کچھ نہیں بگڑتا۔ مگر اٹلی کو سودا مہنگا پڑتا ہے۔ اس کے مقابل ایک نئی بحری طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے غالباً اٹلی نہیں مانیں گی۔ مسلمانوں کی بدقسمتی سے کیا زمانہ آیا ہے۔ کہ سفید و سیاہ مسیحی سودا کرتے ہیں۔ تو مسلمانوں کی زمین اور مسلمانوں کے نفوس کا۔ کیونکہ پست علاقوں میں سمالی قوم جو سب مسلمان ہے۔ آباد ہے۔ اگر یہ سودا ہو گیا۔ تو یہ مسلمان کوئیں سے نکل کر کھائی میں جا گریں گے۔

(۲)

جاپان طلوع آفتاب کی سرزمین اور مشرق میں آزادی کا راہنما ملک ہے۔ اور مغربی سیاست سے بیزار ہو کر آخر اس ملک نے مشرقی طاقتوں سے تعلقات پیدا کرنے شروع کئے ہیں۔ جاپانی جہازوں کی آمد و رفت خلیج فارس میں عراق و ایران کی تجارت اور ان اسلامی ممالک میں نئے کونسل خانے قائم کرنے کے باعث شروع ہو گئی ہے۔ ہمارے ایک دوست جاپان سے لکھتے ہیں۔ کہ یہاں کے نوجوان لڑکے مجھ سے ملے۔ اور دورانِ گفتگو میں کہنے لگے۔ کہ انگریز آپ لوگوں کو کیوں آزاد نہیں کرتے۔ گویا جاپانی نئی نسل چاہتی ہے۔ کہ ہندوستان آزاد ہو۔ اور ان کا گمان ہے۔ کہ ایشیائی آزادی کے راستہ میں انگریز حائل ہیں۔ آریہ سماج نے اس خیال کو روس و جاپان کی جنگ کے بعد ہی معلوم کر لیا تھا۔ اور اس وقت سے ہندو برابر جاپان سے تعلقات بڑھا رہے ہیں۔ اور بدھ مذہب کے واعظین بھی چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں اور بدھوں کا اتحاد ہو جائے چنانچہ جنوبی ہند میں تبلیغی کام کرنے کے لئے ایک بدھ مبلغین کا وفد بھی آچکا ہے مگر اس وقت تک عملاً سوائے تجارت کے جاپان نے ہندوستان کی سیاست میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور نہ ہی بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حصہ لے۔ البتہ اگر یہ ملک اسلام سے دلچسپی پیدا کرے۔ تو دنیائے اسلام سے وابستگی کی خاطر وہ ہندوستان کے مسلمانوں میں بھی دلچسپی لے گا۔ اور اس طرح جاپان و ہندوستان کے روابط مضبوط ہو کر کل مشرق کے لئے مفید نتائج پیدا ہوں گے۔ پس ملکی مفاد اس میں ہے۔ کہ جاپان کو حقیقی اسلام سے آشنا کیا جائے

(۳)

کسی ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے باشندوں کی ایک زبان ہو۔ مقامی زبانوں کے علاوہ جو اصل زبان ملک کے طول و عرض میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ وہ عام فہم زبان شاہ جہاں آباد کی پیدا شدہ لشکری زبان اردو ہے۔ مگر ہندوستان کا وہ طبقہ جو اپنی تعداد و دولت و تنظیم اور مسلمانوں کے اجرت پر کام کرنے والے طلیچی بخاری۔ بوکا لدھیانوی اور واعظ متعہ مظہر وزارتوں کی خواہش پر مسلمانوں کو فروخت کرنے والے احراریوں کی مدد سے اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ قطعاً یہ نہیں گوارا کرتا۔ کہ زندہ زبان اردو رائج ہو جائے۔ اس کا منشا ہے کہ سنسکرت کا احیا ہو۔ اس کی دختر ہندی ملک کی زبان ہو۔ وہ ہندوستانی زبان کہنا بھی پسند نہیں کرتا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ ہندو کا لفظ آئے۔ ہندو تہذیب ہندو تمدن ہندو راج ہو۔ اور مسلمانوں سے بے پروا ہو کر وہ یہ کام کر رہا ہے۔ لیکن ملک کے بہی خواہ جیسے سرسپرو مسٹر کنزرو اردو کو ترجیح دیتے ہیں اور حروف خواہ کوئی ہوں۔ ملک کی زبان اردو جیسی پرشوکت نشیمہ ہیم سے پاک سیدھی سادھی روزمرہ کی بول چال کی زبان رہے گی۔

تحریک جدید کے وعدے پورے کئے جائیں

مالی تحریک جدید میں جن احباب نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ انہیں عملی رنگ میں وعدہ پورا کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دینا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"قربانی کا دعوےٰ کرنے سے کیا بنتا ہے۔ جبکہ عملی رنگ میں قربانی کرنے کے لئے تم تیار نہ ہو۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ تم صدر انجمن کے چندے بھی دیتے ہو۔ اور چندہ تحریکِ جدید بھی جاری ہے۔ اور اب یہ نیا چندہ (نیشنل لیگ) شروع ہو گیا ہے۔ اگر تم اپنا سب کچھ احمدیت کو دینے کے لئے تیار نہیں۔ اگر تم مالی امداد کرنے سے کسی وقت گھبراتے۔ اور کنارہ کشی اختیار کرتے ہو۔ تو تم یہ کہہ کر کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ کہ ہماری جان اور ہمارا مال سلسلہ کے لئے حاضر ہے۔ اور کیوں یہ کہہ کر جھوٹ بولتے ہو۔ کہ اگر ہم کو حکم دیا جائے۔ تو ہم اپنا سب کچھ خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے کو تیار ہیں۔ کیا روپیہ کے بغیر کوئی کام

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے زبردست حکومت کی سیاست حاضرہ

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

اٹلی اور ابی سینیا کے جھگڑے کے متعلق جاپان کا رویہ

کوبے ۲۵ جولائی ۳۵ء۔ جب سے اٹلی اور ابے سینیا میں چپقلش شروع ہوئی ہے۔ جاپان نے اس معاملہ میں بالکل خاموشی برتی۔ مگر اب بعض حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ جن کے نتیجے میں جاپان کے خیالات اس قضیہ کے بارہ میں بہت کچھ آشکارہ ہو گئے ہیں۔ ان حالات میں سے سب سے زیادہ اہم بات وہ ہے۔ جو جاپانی سفیر مقیم اٹلی سے رونما ہوئی۔ اور یہ واقعہ یوں ہے کہ تھوڑے دن گذرے کہ سوگی مورا نے ایک ملاقات کے دوران میں مسولینی سے یہ بات کہدی۔ کہ اٹلی اور ابی سینیا کے جھگڑے میں جاپان کا ہرگز دخل دینے کا ارادہ نہیں۔ اور یہ کہ جاپان کے کوئی خاص مفاد ابے سینیا سے وابستہ نہیں ہیں۔ اس امر کی اطلاع جونہی جاپان میں پہونچی۔ سوگی مورا کے خلاف غیظ و غضب کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ اول تو جاپانی حکومت نے اپنے سفیر مقیم اٹلی سے کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ وہ اس قسم کا کوئی وعدہ مسولینی سے کرے۔ دوسرے یہ وعدہ ایسا ہے کہ اگر جاپانی حکومت اس کو تسلیم کرے۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ ابے سینیا میں خواہ کچھ رونما ہو۔ جاپان الگ تھلگ رہیگا۔ اور اس امر کو کون نہیں جانتا۔ کہ جاپان کے بہت سے اقتصادی مفاد ابے سینیا سے وابستہ ہیں۔ جن پر اگر اٹلی ابے سینیا پر قبضہ کرے۔ یا اس کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے لے۔ تو گہرا اثر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بدیں وجہ گو جاپان نے اب بھی یہ نہیں کہا۔ کہ اٹلی اور ابے سینیا میں اگر برملا جنگ چھڑ گئی۔ تو وہ کیا پہلو اختیار کرے گا مگر اس نے یہ بات بالکل واضح کر دی ہے۔ کہ وہ ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ افریقہ میں جو بھی صورت حالات پیدا ہو۔ اس کے متعلق اپنی آزادیٔ عمل و اقدام پر کسی قسم کی پابندی لگا بیٹھے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ اگر ضرورت پڑی۔ اور اس کے مفاد کی حفاظت نے اس امر کا تقاضا کیا۔ تو وہ بہت کچھ کر گذرنے کے لئے تیار ہے۔ بلکہ جاپان نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا ہے۔ کہ وہ جس گہری دلچسپی سے افریقہ پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اس کی صرف یہی وجہ نہیں۔ کہ ابے سینیا سے جاپان کے اقتصادی تعلقات ہیں۔ بلکہ اس جھگڑے سے جاپان کو اس لئے بھی دلچسپی ہے کہ اس میں گوری نسل کی ایک قوم نے کالی قوم کے ملک پر دانت رکھے ہوئے ہیں

اس بات پر اٹلی میں جاپان کے خلاف سخت اشتعال پیدا ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ جاپانی سفارت خانے پر باوردی پولیس کی حفاظت کا بندوبست کرنا پڑا۔ تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ پیش آجائے۔ اب اٹلی یورپ میں یہ پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ دیکھو جاپان گوری نسل کے اقتدار کے خلاف غیر گوری نسلوں کا ہمدرد اور بہی خواہ ہے۔ اور یہ کہ اگر اس خطرہ کا ابھی سے انسداد نہ کیا گیا۔ تو یورپ کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ اٹلی اس پراپیگنڈا کے ذریعہ برطانیہ اور فرانس کو جاپان کے خلاف ابھارنا چاہتا ہے۔ بہرحال اٹلی چیخے چلائے۔ جو دل چاہے کرے۔ جاپان نے جو کہنا تھا وہ کہہ گذرا۔ اور اگر ضرورت پڑی تو معلوم یہی دیتا ہے۔ کہ وہ ابے سینیا کو اٹلی کے بوٹ کے نیچے حتی الوسع پامال نہیں ہونے دیگا۔

برطانیہ اور جاپان

زیر نظر ہفتہ کے دوران میں لندن سے ایک خوش کن خبر جاپان کے لئے یہ آئی۔ کہ برطانیہ نے Naval Ratio کے اصول کو خیرباد کہدیا ہے۔ نیول ریشو کے اصول سے یہ مراد ہے۔ کہ ایک گذشتہ معاہدہ کی رُو سے جس کو معاہدہ واشنگٹن کہتے ہیں۔ برطانیہ۔ امریکہ اور جاپان میں یہ بات طے شدہ تھی کہ ان کے جنگی بیڑوں کی نسبتی طاقت سات سات اور پانچ رہے گی۔ یعنی اگر برطانیہ کے سات جہاز ہونگے۔ تو امریکہ بھی سات جہاز رکھنے کا مجاز ہوگا۔ مگر جاپان کو صرف پانچ جہاز رکھنے کا حق ہوگا۔ اس معاہدہ کی میعاد ۳۶ء کے اخیر میں ختم ہو جائے گی۔ اور جاپان اب اس بات کے لئے تیار نہیں۔ کہ وہ اس نسبت کو قائم رکھے۔ امریکہ اس بات میں جاپان کے خلاف ہے۔ اول اول تو برطانیہ کو بھی جاپان کا نیا مطالبہ کچھ ایسا پسند نہ آیا تھا۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ اس کی رائے تبدیل ہو گئی ہے اس پر جاپان میں خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے اور بحری حلقوں میں یہ بھی قیاس کیا جانے لگا ہے۔ کہ اس سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بین الاقوامی بحری کانفرنس منعقد ہو۔ تو شاید برطانیہ جاپانی مطالبات کی ایک حد تک تائید ہی کرے۔ ایک جاپانی اخبار کے نامہ نگار خصوصی نے امریکہ سے تحریر کیا ہے۔ کہ وہاں بعض حلقوں میں برطانیہ کا نیا نقطۂ نظر اس امر کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ جاپان سے بعض رعایتیں کر کے ان کے بدلہ میں جاپانی دوستی کا خواہاں ہے۔ نہ معلوم یہ قیاس کہاں تک صحیح ہے۔ مگر یہ تو ایک بدیہی بات ہے۔ کہ ایشیاء میں جاپان اور برطانیہ کے ایک سے زیادہ مفاد متحد اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

روس اور جاپان

روس اور جاپان کے تعلقات میں اصلاح کی جو رَو پیدا ہونے لگی تھی۔ وہ ہفتہ ہذا میں قائم نہیں رہی۔ بلکہ کشیدگی بڑھ جانے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ جاپان اس وجہ سے فکرمند ہے۔ کہ روسی اثر نے بیرونی منگولیا اور سنکیانگ میں مضبوطی سے قدم جمالئے ہیں۔ اور روس کو بدیں وجہ خدشہ لگا رہتا ہے۔ کہ جاپانی اثر بحرالکاہل کے کناروں سے شروع ہو کر چین کے اندرونی علاقوں میں تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔ پہلے کوریا پھر مانچوکو اور اب شمالی چین میں۔ اس لئے روس کی دلی تمنا ہے۔ کہ مانچوکو میں سے جاپان کے قدم اکھاڑ دے۔ اور یہ باور کرنے کے وجوہ موجود بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ روس مانچوکو میں فساد اور بدامنی پیدا کرنے کی راہیں تلاش کر رہا ہے۔ اور ادھر یہ چیخ و پکار کرتا رہتا ہے۔ کہ جاپانی اور مانچو فوجی سرحد کو عبور کر کے منگولیا کے علاقے میں چلے جاتے ہیں۔ اس قسم کے بعض واقعات کی بناء پر یکم جولائی کو ایک احتجاجی خط روس نے جاپان کو لکھا تھا جس میں سخت شکایت کی تھی۔ جاپانی گورنمنٹ نے اس خط کے جواب میں کہا ہے۔ کہ جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سرتاپا غلط ہیں۔ سوائے ایک کے جس میں قصور سراسر روسی سپاہیوں کا تھا۔ جو مانچو علاقہ میں چھپے بیٹھے تھے۔ اور جب جاپانی اور مانچو دستہ ادھر سے گزرا۔ تو اس پر روسی سپاہیوں نے گولیاں برسائیں۔

مصر اور جاپان کے تجارتی معاہدہ کا خاتمہ

مصری حکومت نے جاپانی قونصل جنرل مقیم قاہرہ کو ایک چٹھی کے ذریعہ آگاہ کیا ہے کہ مصر اس تجارتی معاہدہ کو ختم کرتا ہے۔ جو اس کے اور جاپان کے درمیان تھا۔ اور آئندہ وہ جاپانی مال پر زیادہ محصول درآمد عاید کرے گا۔ مصر سے بعد میں آنے والی اطلاعات سے مترشح ہے۔ کہ دراصل اس کا منشاء یہ ہے کہ جاپان زیادہ تعداد میں مصری روئی خریدے اور جاپانی مال کو مصر کے لئے اس طرح برآمد کرے۔ کہ وہ مصر کی اپنی مصنوعات کو نقصان نہ پہونچائے۔ معلوم دیتا ہے۔ کہ ان اصول پر نیا معاہدہ کرنے کے لئے مصر تیار ہے۔ موجودہ زمانے میں جاپان کی حالت واقعہ میں اس مثل کی مصداق ہے کہ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن نہ اس کو کوئی علاقہ ملتا ہے۔ اور نہ وہ اپنی مصنوعات کہیں بیچ سکتا ہے۔ کہیں چالیس فیصدی محصول۔ کہیں پچاس اور سو فیصدی محصول عائد ہے۔ مگر جاپانی قوم بھی عجیب بلا کی قوم ہے۔ کہ باوجود تمام دنیا کے متحد ہو کر اس کے رستہ میں روکیں پیدا کرنے کے برابر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ ہمت ہارنا تو درکنار۔ بلکہ جوں جوں مشکلات بڑھ رہی ہیں اس کے حوصلے اور بلند اور مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔

احمدیوں کو کسقدر تکالیف پہنچائی گئیں؟

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پنجاب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ابتدائے سلسلہ سے آجتک احمدیوں کو جہاں جہاں پنجاب میں تکالیف دی گئی ہیں۔ خواہ وہ تکالیف غیر احمدیوں سے پہونچی ہوں یا دیگر مذاہب کے لوگوں سے انکی تفصیلات بہت جلد درکار ہیں۔ مہربانی فرما کر اعلان ہذا کو پڑھکر بہت جلد مفصل رپورٹ دفتر ہذا میں روانہ فرمائیں۔ ایسی رپورٹیں جہاں جہاں سکرٹریان جماعت موجود ہیں۔ انکی وساطت سے یکجا طور پر اکٹھی پہونچائی جا سکتی ہیں۔ مگر جہاں کوئی جماعت نہ ہو۔ وہاں سے افراد براہ راست بھیجکر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

احرار - وزارتیں اور حکومت

معزز معاصر "انقلاب" نے احراریوں کی ذاتی اغراض کے لئے غیر مسلموں سے سازباز مفاد اسلام سے صریح غداری اور حکومت کی طرف سے ان کے ساتھ خاص امتیازی سلوک کے متعلق ۱۱ر اگست کے پرچہ میں حسب ذیل حقائق کا انکشاف کیا ہے

"ملاپ" کی اشاعت مورخہ ۹ر اگست میں یہ خبر درج ہے۔

سکھ سیاسی حلقوں میں استفسار کرنے پر وثوق کے ساتھ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ کونسل کی وزارتوں کی تقسیم کا سمجھوتہ بہت عرصے سے اکالی پارٹی اور نواب احمد یار خاں دولتانہ پارٹی میں ہو چکا ہے۔ دوسری طرف دولتانہ پارٹی اور مجلسِ احرار کا بھی سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اب مجلسِ احرار اور اکالی پارٹی میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مجلس احرار دو وزارتوں پر اپنا قبضہ رکھنے پر زور دے رہی ہے۔

لیکن ہم نے تو سن رکھا ہے۔ کہ وزارتوں کا فیصلہ انتخابات کے بعد ہوا کرتا ہے یہ کئی مہینے پہلے ہی "سمجھوتے بازی" کیسی؟ اس سمجھوتے کا معاملہ تو مرزا غالب خلد آشیاں کے الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے ؎

دام ہر موج میں ہے حلقہ صد کام نہنگ
دیکھیں کیا گذرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

"قطرہ ہائے احرار" کو موتی بننے کی خواہش سے پہلے مندرجہ ذیل سنگین حقائق مدنظر رکھ لینے چاہئیں۔

۱۔ مسجد شہید گنج کے قضیئے کے بعد کتنے امیدواران انتخاب ایسے ہوں گے۔ جو مجلس احرار کے ٹکٹ پر کھڑے ہونا قبول کریں گے۔؟

۲۔ اگر امیدواروں کے معاملے میں کچھ دال دلیا ہو بھی گیا۔ تو کتنے مسلمان ہیں۔ جو احرار کے امیدواروں کو ووٹ دیدینگے۔

۳۔ اگر بعض امیدواروں کو مسلمانوں نے ووٹ بھی دے دیئے۔ اور لو فرضاً چند احرار کامیاب بھی ہو گئے۔ تو کیا وہ تعداد میں اتنے ہونگے۔ کہ اکالی پارٹی اور دولتانہ پارٹی ان کے ساتھ اتحاد کرنے کے لئے وزارتیں پیش کریں گی۔؟

دولتانہ پارٹی اور اکالی پارٹی اپنے اپنے دائرے میں ذی اثر جماعتیں ہیں۔ ان کے امیدوار تو خاصی تعداد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ معاملہ احرار کا مشکل ہے جنہوں نے انتخابات اور وزارتوں کی خاطر جیل جانا پسند نہ کیا۔ لیکن جیل نہ جانا الٹا ان کے لئے وبال جان ہو گیا۔ اور اب وزارتیں تو ایک طرف رہیں۔ کونسل کی نشستیں ہی خطرے میں پڑ گئیں۔

بہر حال معلوم ہوتا ہے۔ آج کل ہمارے احرار بھائیوں کے تعلقات اکالیوں کے ساتھ بہت اچھے ہیں۔ سچ ہے۔ بہادروں کا اتحاد بہادروں ہی سے ہونا چاہئیے۔ اور ان دونوں کا مل کر "خان بہادروں" سے اور ہاں خوب یاد آیا۔ آپ آج کل وزارتوں کے سلسلے میں اکالی لیڈروں سے اکثر ملتے ہوں گے۔ اگر نامناسب نہ ہو۔ تو کسی وقت مسجد شہید گنج کا ذکر بھی کر دیجئے اگر مسلمانوں کو آپ ہی کے "الحاظ ملاحظہ" سے مسجد حاصل ہو جائے۔ تو نیک نامی بھی ہوگی اور وزارتیں بھی ضرور مل جائیں گی۔

لیکن۔ ہم بھولے۔ آپ تو یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ (وزارت مل سکتی ہے) لیکن مسجد کسی حالت میں مل ہی نہیں سکتی۔ خواہ اس کے لئے ہزار قربانیاں دی جائیں۔ بھلا آپ کیوں مسجد کو دوبارہ حاصل کر کے اپنی تحریر کو خود ہی جھٹلانے لگے۔

جب مسجد شہید گنج کا ہنگامہ جاری تھا۔ مسلم پرنٹنگ پریس سے جہاں "انقلاب" چھپتا ہے۔ کسی مسلمان نے ایک پوسٹر چھپوایا جس میں احرار اسلام کی عدم شرکت پر چوٹیں کی گئی تھیں۔ اور حکومت کے خلاف ایک لفظ بھی موجود نہ تھا۔ یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ ہمارے پریس میں یہ پوسٹر ہماری اطلاع یا اجازت کے بغیر منیجر صاحب نے خود ہی چھاپ دیا۔ ورنہ اگر ہمیں اس کی اطلاع ہوتی۔ تو ان تعلقات برادرانہ کے پیشِ نظر جو ہمیں احرار سے وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ ہم یہ پوسٹر اپنے چھاپے خانے میں ہرگز نہ چھاپتے۔"

لیکن ہماری حیرت کی کچھ انتہا نہ رہی جب دو چار روز کے بعد مسٹر پرتاپ ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے ہمیں ایک عتاب نامہ موصول ہوا۔ جس میں درج تھا۔ کہ تم نے احرار کے خلاف فلاں پوسٹر شائع کیا ہے۔ جو سخت قابل اعتراض ہے خبردار اگر آئندہ ان حضرات کے خلاف اپنے پریس میں کچھ چھاپا۔ تو "دو کانوں میں سر" کر دیا جائے گا"

کیوں نہ ہو۔ ایک طرف دولتانہ پارٹی کے ساتھ اتحاد۔ دوسری طرف اکالی پارٹی کے ساتھ اتحاد۔ تیسری طرف وزارتیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کا اس میں کوئی قصور نہیں اگر مدیر "افکار" ڈپٹی کمشنر ہوتا۔ تو وہ بھی ایسی باقتدار جماعت کے خلاف اپنے ضلع کی حدود کے اندر کوئی پوسٹر نہ چھپنے دیتا۔ ؎

یوں ہر اک شہر میں لیلےٰ نے منادی کر دی
کوئی پتھر سے نہ مارے میرے دیوانے کو

مسلمانوں میں احرار کی فتنہ آرائیاں

معزز معاصر "سیاست" ۹ اگست نے احراریوں کی موجودہ فتنہ آرائیوں کے متعلق حسب ذیل مقالہ شائع کیا ہے۔

تحریک مسجد شہید گنج سے احراری اس لئے الگ رہے۔ کہ وہ جیل جا کر کونسلوں کی نشستوں کو ترک نہیں کر سکتے تھے۔ جن کے لئے اگر قوم کو فروخت بھی کرنا پڑے۔ تو نہ کبھی چوکے نہ چوکیں گے۔ لیکن اس باوقار خاموشی کا الٹا نتیجہ برآمد ہونے لگا۔ اور مسلمان پر اس جماعت کی عریاں حقیقت ظاہر ہو گئی۔ تو انہیں فکر پڑی کہ اب کیا جائے۔

مسخرۃ العلماء نے مسلمانوں کو یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ لیکن مسلمان اس فریب میں نہ آئے۔ بوکا پہلمت مشکنیزۃ الاسلام نے رہنمایان ملت پر کمینہ اور گمراہ کن الزامات اس لئے لگائے۔ کہ شاید ان کی کوئی بات سن لے لیکن دھتکار دیئے گئے۔ اس کے علاوہ اور دوسرے تنخواہ دار ایجنٹوں نے جہاں انہیں موقعہ مل سکا مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن نتیجہ ظاہر ہے کہ ان فریب کاریوں کے باوجود مسلمانوں میں ان کی دال نہ گل سکی۔

جب مخالفت کے اس بے پناہ سیلاب سے بچنے کی کوئی صورت نہ نظر آئی۔ تو ارکان احرار کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اس امر پر بحث ہوئی۔ کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ جس سے لوگ ہماری مخالفت کرنے والوں کی مخالفت شروع کر دیں۔ آخر بحث و تمحیص کے بعد مشکیزۃ الاسلام کے کھوپڑی میں یہ تجویز آئی۔ کہ چونکہ مسلمانوں میں قادیانیوں کے خلاف زبردست جذبہ موجود ہے۔ لہذا جو آدمی احرار کی مخالفت کرے اس کے متعلق مشہور کر دیا جائے۔ کہ یہ مرزائی ہے۔

بس پھر کیا تھا۔ ہر مقام پر احرار کے اجیروں نے فتنہ و فساد برپا کر دیا۔ مسلمانوں کو مرزائی کے نام سے پکارا گیا۔ قوم کے ان ٹھیکداروں نے اس لفظ کی آڑ میں شرمناک حرکات کا ارتکاب کیا۔ کل کے پرچہ میں امرتسر کا حال قارئین نے پڑھا ہوگا۔ کہ احراری تلنگوں کا ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ کہ ایک مسلمان نے کوئی اعتراض کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ مرزائی۔ مرزائی کا شور بلند ہوا۔ اور تمام احرار بھوکے بھیڑیوں کی طرح اس پر پل پڑے۔ اور اسے اس قدر زدوکوب کیا۔ کہ وہ بے ہوش گیا۔ اس پر مسلمانوں کے ٹھیکیدار مولوی عبدالسلام کہتے ہیں کہ لوگو! مطمئن رہو۔ رضاکار ایک مرزائی کو

درست کر رہے ہیں۔ کس قدر شرم کا مقام ہے کہ احراری اس قسم کی فتنہ آرائی کر رہے ہیں ہم مسلمانوں سے عموماً اور علماء سے خصوصاً دریافت کرتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں شرعی نقطۂ نگاہ سے کسی کو مرزائی کہنا کیا ہے۔ اور اس کے کہنے والے کو کیا سمجھنا چاہیے۔ قارئین اس سے واقف ہیں۔ کہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں جھگڑے کی سب سے بڑی بنا یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سوا باقی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ لیکن حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے۔ وہ خود کافر ہے اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ قادیانی اس لئے کافر ہو گئے۔ کہ وہ دیگر کلمہ گوئیوں کو کافر کہتے ہیں۔ لہٰذا کسی احراری کا کسی کلمہ گو کو قادیانی کہنا اس امر کے مرادف ہے۔ کہ اس نے ایک مسلمان کو خواہ مخواہ کافر بنا دیا۔ اب خدا کے لئے بتایا جائے۔ تبلیغ اسلام اور ملت کے ٹھیکیداروں کا یہ فعل اسلامی نقطۂ نگاہ سے کہاں تک درست ہے۔ کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ ان لیلائے ممبری کے مجانین اور پیٹ کے بندوں نے بھی اب کفر سازی کی مشین شروع کر دی۔ ہم احراریوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ انہیں اس قسم کے فتوے دینے کا حق کب سے حکومت کی طرف سے عطا ہوا ہے۔

لیکن ہم احراریوں کو بتائے دیتے ہیں کہ اب مسلمان آپ کے فریب میں نہیں آسکتے خواہ آپ ٹانگیں آسمان کی طرف کیوں نہ کر لیں انہیں چاہیے۔ کہ وہ اب کونسل کی رکنیت کو ایک سراب سے زیادہ اہمیت نہ دیں۔ البتہ سرکاری طور پر نامزد ہو جائیں۔ تو یہ الگ بات ہے۔ لیکن احرار کے سامنے ایک اور مصیبت ہے اور وہ یہ کہ اپنی ہر دلعزیزی کے باعث انہوں نے پنجاب کے ستر امیدواروں سے گرانقدر رقمیں لے کر ان کی حمایت میں پروپیگنڈا کرنے کے جو مواعید کئے تھے ان کا کیا بنے گا۔ ہائے اب وہ روپیہ انکی جھولیوں میں آتا نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر طرف سے مایوس ہو کر انہوں نے اپنا اخبار نکال لیا ہے۔ کہ شائد اسی صورت سے سونے کی چڑیا ہاتھ آجائے۔ لیکن بازاروں میں اس اخبار کا جو حشر ہو رہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں کوئی اس پر تھوکتا بھی نہیں۔ اب احراریوں کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ کہ کہیں سے وزارت کی بھیک مل جائے۔ اللہ پاک آپ کو کامیاب کرے۔

برہما ملٹری پولیس میں بھرتی

برہما ملٹری پولیس میں بھرتی کے لئے ایسے احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو صحت کے لحاظ سے تندرست اور قدآور ہوں۔ اگر کچھ تعلیم یافتہ ہوں۔ تو بہتر ہے۔ سپاہی کی ابتدائی تنخواہ چودہ روپیہ ہے۔ ترقی اور انڈین کمیشن وغیرہ فوجی قواعد کے مطابق ہوگی۔ درخواست کنندگان فوج میں بھرتی ہونے والی اقوام سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ سال میں ایک ماہ کی رخصت ملا کرے گی۔ اور آنے جانے کا سرکاری پاس ہوگا۔ ایسی تمام درخواستیں دفتر ہذا میں بہت جلد پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

ضروری اعلان

آرڈیننس (آرسنل)، آفس وغیرہ کی کلرکی کے لئے جو اعلان پہلے کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق اب تمام احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مزید درخواستیں نہ بھیجی جائیں۔ جو درخواستیں اس سے پہلے پہنچ چکی ہیں۔ ان کے متعلق بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے احباب مطلع رہیں۔ کہ ابھی تک کوئی جگہ خالی نہیں۔ جہاں ان کو بھجوایا جائے۔ اگر کوئی موقعہ ہوا۔ تو اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا۔

کوئی دوست دفتر ہذا کو یاد دہانی نہ کرائیں۔ کیونکہ ایسے خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکے گا۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

سمرالہ ضلع لدھیانہ میں ایک عظیم الشان مناظرہ

اور

احمدیت کی شاندار فتح

احرار کی کھسیانی بلی جب ملت فروشی اور قومی غداری کے جرم کی پاداش میں فرزندانِ توحید کے ہر فرقہ کے غیور مسلمانوں کی طرف سے نفرت اور ملامت کی رسوں سے تیار شدہ طوقِ لعنت گلے میں ڈال چکی۔ تو ہر طرف سے پھٹکاروں کی بوچھاڑ سے منہ موڑ کر احمدیوں کا کھمبا نوچنے پر اتر آئی ہے۔ اور اپنے کھوئے ہوئے وقار کو قائم کرنے کیلئے مناظرات کے اکھاڑے تیار کر کے جماعت احمدیہ سے الجھ رہی ہے۔ تاکہ مسلمانوں کی توجہ احراریوں کی غداریوں اور مسجد فروشیوں کی طرف سے ہٹ کر نئے محاذ کی طرف لگ جائے۔

اسی سلسلہ میں سمرالہ ضلع لدھیانہ میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک عظیم الشان مناظرہ کے متعلق دستی اور قلمی لکھے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ علاقہ کے مسلمانوں کو سمرالہ میں جمع ہونے کی دعوت دی گئی۔ اشتہار میں لکھا گیا۔ کہ لال حسین اختر۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم علماء تشریف لائینگے۔ یہ اشتہار جس کا واحد مقصد لوگوں سے چندہ کی صورت میں روپیہ بٹورنا تھا۔ پڑھکر ہم پر تو ان کے دام تزویر کی حقیقت اسی وقت کھل گئی تھی۔ کیونکہ ہم جانتے تھے۔ کہ اس جال پر شکار کو پھنسانے کے لئے جو دانے بچھائے گئے ہیں۔ ان میں سے لال حسین اختر افریقہ میں ہے۔ مگر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب سمرالہ کے میدانِ مناظرہ میں ان موٹے موٹے دانوں میں سے ایک دانہ بھی نظر نہ آیا۔ مگر یہ مے پندار کے متوالے احرار مناظرات یا علمی مباحثات کے مرد میدان بنے ہی کب تھے۔ یہ تو عوام کو اکٹھا کرنے کے لئے ایک چکمہ دیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ لودھیانہ کے احباب مولوی غلام مصطفٰے صاحب مولوی فاضل کی معیت میں۔ ۱۰ اگست کو سمرالہ پہونچ گئے۔ بعد نماز ظہر مناظرہ شروع ہوا موضوعات مناظرہ وفاتِ مسیح۔ ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام قرار پا چکے تھے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی غلام مصطفٰے صاحب اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی عبدالقادر صاحب روپڑی مناظر تھے۔ پہلا مناظرہ پانچ بجے ختم ہوا۔ جو دلائل احمدی مناظر نے وفاتِ مسیح پر قرآن مجید۔ احادیث نبوی۔ اور اقوال بزرگانِ سلف سے دیئے۔ مولوی عبدالقادر نے ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوا۔ البتہ براہین احمدیہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر پیش کر کے کہا۔ کہ آپ حیاتِ مسیح کے قائل تھے۔ اس پر جواب دیا گیا۔ کہ نبی جب تک کسی مسئلہ کے متعلق خدا کی طرف سے صریح حکم نہیں پا لیتا۔ قوم کی پہلی رسم پر قائم رہتا ہے۔ جس طرح رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اس بات کی زبردست خواہش کے کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔ ابتداء میں کچھ عرصہ اہلِ کتاب کی رسم کے مطابق بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابتداء میں آپ لوگوں کے رسمی عقیدہ کے مطابق لکھا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر واضح فرما دیا۔ کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور مسیح موعود آپ ہیں۔ تو آپ ہمیشہ نہایت شدومد سے وفات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی اشاعت فرماتے رہے۔

چودھویں صدی کے مولویوں کا خاص طرۂ امتیاز تمسخر اور استہزاء ہے۔ مولوی عبدالقادر صاحب بھی اثنائے مباحثہ میں تمسخر اور استہزاء سے کام لیتے رہے۔ ایک فوائیکی پارٹی کے عوام اور در الفشیر کو رکے لونڈوں نے تالیوں سے اس تمسخر کی تائید کی۔ جس پر احمدی مناظر نے "انما التصفیق للنساء" پڑھکر کہا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ تالیاں بجانا عورتوں کا کام ہے۔ اس کے بعد تالی کی آواز سنائی نہ دی اور پہلا مناظرہ احمدیت کی شاندار فتح پر ختم ہوا۔ ۱۱ اگست صبح ۸ بجے ختم نبوت پر مناظرہ شروع ہو کر دس بجے ختم ہوا۔ اس مناظرہ میں احمدیہ دلائل نے مولوی عبدالقادر صاحب کا ناطقہ اس قدر بند کر دیا کہ انہوں نے اپنی آخری باری بھی چھوڑ دی۔ اور تیسرا مناظرہ صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر شروع ہو گیا فریق مخالف کے مولوی صاحب احمدی مناظر کے پیشکردہ معیار صداقت کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور خلطِ مبحث کرنے کی ناکام کوشش کی۔ عبداللہ آتھم اور محمدی بیگم والی پیشگوئیوں پر اعتراض کیا۔ کہ پوری نہیں ہوئیں۔ جن کے مسکت جواب کے بعد سنجیدہ طبقہ جس میں ہندو۔ سکھ اور مسلمان شامل تھے۔ کہہ رہا تھا۔ کہ احمدی

نوٹس

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ مورخہ ۸/۸/۳۵ کو ۴ ڈاؤن فرنٹیر میل کے ایک زنانہ انٹر کلاس کمرہ سے ٹرنک مقفل معمولہ ٹکڑہ ہائے نعش جو غالباً کسی ہندو عورت کی تھی۔ برآمد ہوئی تھی۔ اس نعش کے متعلق تفتیش جاری ہے۔ اور اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل صاحب بہادر ریلوے پولیس پنجاب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ نہایت مشکور ہوں گے۔ اگر وہ مستورات جنہوں نے ٹرین مذکور پر زنانہ کمرہ میں سفر کیا تھا۔ بذریعہ ڈاک دفتر ریلوے پولیس پنجاب لاہور میں اس امر کی اطلاع دیویں۔ یقیناً ان کو کوئی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔

امیدوار کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں چند امیدوار کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جو کم سے کم انٹرنس پاس اور ٹائپسٹ ہوں۔ عمر تیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ اردو انگریزی ڈرافٹ کر سکتے ہوں۔ امیدواروں کی درخواستیں ان کی دینی اور اخلاقی حالت وغیرہ کے متعلق مقامی یا قریبی جماعت احمدیہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے مصدقہ ہوں۔ درخواستوں کو تصدیق کرتے ہوئے تصدیق کنندہ عہدہ دار کو اپنی ذمہ داری کا پوری طرح احساس کرنا چاہیئے۔ تنخواہ حسب لیاقت وقابلیت دی جائے گی۔

تمام درخواستیں بنام سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۳۱ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس وقت کوئی درخواست کمیشن کے زیر غور نہیں۔ اس لئے جملہ امیدواران نئی درخواستیں بموجب شرائط مندرجہ بالا بھیج دیں۔ غیر مصدقہ درخواستوں پر غور نہ ہوگا۔

فقیر محمد۔ پریذیڈنٹ سروس کمیشن بورڈ
صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

ہمارے تیار کردہ مال کے استعمال کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا ارشاد آپ الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب آپ پر واجب ہے کہ بہر حال آپ ہماری "اونٹ مارکہ" جرابیں ہی استعمال کریں۔ ان کے استعمال سے آپ کافی بچت کر سکتے ہیں کیونکہ یہ پہننے میں نہایت عمدہ اور مضبوط تسلیم کی گئی ہیں اگر آپ کے شہر میں دستیاب نہیں ہوتیں تو براہ راست کمپنی سے طلب فرمادیں۔ آرڈر کم از کم چھ درجن کا ہونا چاہیئے۔ تفصیلات کے لئے کمپنی کو تحریر کریں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح اول کے دست مبارک کی تحریر کردہ

اصل بیاض نور الدین رضؓ

جسے حضور کے صاحبزادگان نے شائع کیا تھا۔ قریب الاختتام ہے۔ صرف دو سو نسخے باقی ہیں جنہیں رعایتی قیمت پر فروخت کیا جائے گا۔ دوست منگوائیں اور فائدہ اٹھائیں یہ حضرت حکیم الامت کے پچاس سالہ طبی تجربات کا خلاصہ ہے۔ مسلم لغت عالی

قیمت { حصہ اول بے جلد عار، رعایتی عہ؍، مجلد ۱۴؍ ؍؍ عار }

ملنے کا پتہ:- حکیم محمد عبد اللطیف گجراتی پروپرائٹر کتب خانہ الشیائی (قادیان)

لنڈن ۱۴ اگست۔ لارڈ سنوڈن اٹلی کے جارحانہ طرز عمل پر تبصرہ کرتا ہوا ٹائمز" میں لکھتا ہے۔ لیگ آف نیشنز یہین طور پر اٹلی کے ہاتھوں میں۔ جس کا فوری مقصد جنگی تیاریوں کی تکمیل کے لئے وقفہ حاصل کرنا ہے۔ کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے سائنور مولینی بالتصریح اس بات کا اعلان کرچکا ہے۔ کہ وہ ابیسے سینیا پر متصرف ہونے کے لئے مزد ابی سینیا کے خلاف تبرد آزما ہوگا اور یہ صریح طور پر لیگ کی توہین ہے۔ اگر لیگ اس چیلنج کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو لیگ کی موت یقینی ہے جس کے نتائج دعواقب نہایت ہولناک ہونگے۔ موجودہ صورت حالات ایک اور جنگ عالم کا پیش خیمہ بنی ہوئی ہے۔

لاہور ۱۴ اگست۔ قضیہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں پندرہ جولائی کو عام جلسوں پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے جو پابندیاں عائد کردی گئی تھیں۔ وہ آج ختم ہوگئی ہیں

لنڈن ۱۴ اگست۔ مسٹر لائڈ جارج عامۃ الناس سے اپنی جدید تجاویز کی حمایت حاصل کرنے کے لئے ملک کے طول و عرض میں ایک سرگرم کوشش کرینگے۔ یہ تمام مساعی کونسل آف ایکشن کی تنظیم کے ماتحت کی جائے گی۔ چنانچہ ویلز اور سکاٹ لینڈ میں بھی جا کونسلیں قائم کی جا رہی ہیں۔

پیرس ۱۴ اگست۔ آج صبح تنازعہ ابی سینیا کے متعلق برطانیہ اور فرانس کے درمیان گفت و شنید شروع ہوئی۔ جب کہ مسٹر انتونی ایڈن نے برطانوی سفیر کی معیت میں مسٹر ایم لوال سے ملاقات کی۔ اسی سلسلہ میں ایک فرانسیسی اخبار لکھتا ہے کہ فرانس نہایت شش و پنج میں ہے۔ کیونکہ ایک طرف برطانیہ اس بات کی دھمکی دے رہا ہے۔ کہ اگر فرانس نے اٹلی کے مطالبات کے خلاف اس کی حمایت نہ کی۔ تو وہ یورپی تعاون سے الگ ہو جائیگا دوسری طرف اٹلی اس امر پر زور دے رہا ہے کہ اگر اسے افریقہ میں آزادانہ دسترس نہ دی گئی۔ تو یورپین تعاون ناممکن ہو جائے گا۔ فرانس اب ایسے طرز عمل کی تلاش میں ہے۔ جس سے طرفین کو خوش رکھا جا سکے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۱۲ اگست۔ اٹلی اور ابی سینیا کے جھگڑے پر تین طاقتوں کے درمیان کانفرنس میں برطانیہ کی نمائندگی کے لئے مسٹر ایڈن کی آمد سے بیشتر نیو یارک ہیرلڈ" نے برطانیہ اور اٹلی کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ کی تفاصیل شائع کی ہیں۔ اس معاہدہ کے رو سے برطانیہ جنوب مشرق ابیسے سینیا پر اٹلی کا بلا شرکت غیرے اقتصادی اثر و رسوخ تسلیم کریگا۔ اور اٹیلین سمالی لینڈ کے ساتھ ایریٹریا کو ملانے کے لئے ریلوے لائن کی تعمیر کے متعلق اٹلی کی سکیم کی حمایت کرے گا۔ اس کے عوض اٹلی جھیل سانا میں برطانیہ کے خاص مفاد کی حمایت کریگا لیکن رپوٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ایسا کوئی معاہدہ موجود نہیں۔ البتہ ۲۵ء میں برطانیہ اور اٹلی کی گورنمنٹوں کے درمیان کچھ خط و کتابت ہوئی تھی۔ جس میں مذکورہ بالا شرائط کی بناء پر معاہدہ کی تجویز کی گئی تھی۔ اس امر کا امکان ہے۔ کہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان یہ عارضی معاہدہ پیرس کی گفت و شنید میں پیش ہوگا۔

الہ آباد ۱۳ اگست۔ برلن سے بذریعہ ہوائی ڈاک آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسز کملا نہرو کی حالت پھر خراب ہوگئی ہے

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۱۲ اگست۔ موضع محمد اکبر کے علاقہ میں طوفان اور کثرت باراں سے ۵۰ مکانات گر گئے۔ جس کی وجہ سے سات سو اشخاص بے خانماں ہوگئے ہیں۔

بردوان ۱۳ اگست۔ کل دریائے بردوان کے مغرب میں دریائے دامودر کا کنارہ کئی جگہ سے ٹوٹ گیا۔ اور پانی شہر کی میونسپل حدود میں پہونچ گیا۔ پانی نہایت زور کے ساتھ شہر کی طرف آرہا ہے۔ اور میونسپل سکول کی عمارت اور جیل خانہ کا رقبہ زیر آب ہے۔ ارد گرد کے دیہات کے لوگوں نے جہاں سیلاب آگیا ہے۔ یا آنے کا خطرہ ہے۔ ریلوے شیڈوں میں پناہ لی ہے۔ بردوان میں کمر کمر تک گہرا پانی بھر رہا ہے۔ جھونپڑیوں کی بہت بڑی تعداد مسمار ہوگئی ہے۔ اور لوگ مکانات کی چھتوں اور درختوں پر پناہ گزین ہیں۔

سرینگر ۱۳ اگست۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں سری نگر میں ہیضہ کے ۲۹ اور دیگر مقامات میں ۹۹۰ کیس ہوئے

نانکنگ ۱۲ اگست۔ وزراء جنگ ریلویز اور انڈسٹریز مستعفی ہوگئے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر گورنمنٹ ڈگمگا رہی ہے۔ استعفوں کی وجہ یہ ہے کہ کچھ وزراء محسوس کرتے ہیں۔ کہ انہیں چین اور جاپان کے درمیان حال ہی کے تصفیہ کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے سابق وزیر اعظم کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔

ٹوکیو ۱۲ اگست۔ آج صبح وزارت جنگ میں ایک سپارڈی نیٹ کے حملہ کے نتیجہ کے طور پر قومی معاملات کے ڈائرکٹر جنرل میجر ناگاٹا کی موت واقع ہوگئی۔ قاتل نے مقتول کے ساتھ سخت کلامی میں اپنی تلوار کھینچ لی۔ اور اپنے افسر کا کام تمام کردیا۔ مقتول وزیر جنگ کی پالیسی کا زبردست حامی تھا۔

بنوں ۱۲ اگست۔ بچیلا ضلع بنوں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک کابلی سود خوار کو چارپائی سے باندھ کر زندہ جلا دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موضع مذکور کے ایک موچی نے اس پٹھان سے چالیس روپیہ قرض لیا تھا۔ جس پر ۴۸۰ روپیہ سود ادا کرنے کے باوجود اصل زر قابل ادا رہا۔ پٹھان کے تقاضا پر موچی نے مٹی کا تیل چھڑک کر اسے زندہ جلا دیا۔

واشنگٹن ۱۳ اگست۔ مسٹر ہیولانگ نے اپنے ساتھیوں کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ سال جمہوریہ امریکہ کی صدارت کے لئے امیدوار کھڑے ہونگے۔

رنگون ۱۳ اگست۔ بدھوں کے مشہور مندر میں پھر چوری کی واردات ہوئی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سونے کی کافی مقدار چوری ہوگئی ہے۔

شملہ ۱۲ اگست۔ آج آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا اور مسٹر پی۔ آر۔ راؤ فنانشل کمشنر ریلویز جنوبی ہند کے دورہ کے بعد شملہ واپس آگئے ہیں۔

لاہور ۱۳ اگست۔ آرمی ہیڈکوارٹر شملہ کی اطلاعات کی بناء پر فسادات کے مواقع پر افواج کے استعمال کے متعلق ایک بیان مظہر ہے۔ کہ سول حکام پولیس کی ہمت افزائی کرنے امن و امان قائم کرنے اور دبائے ہوئے فسادات کو دوبارہ بھڑک اٹھنے سے روکنے کے لئے فوج استعمال کر سکتے ہیں۔ اور کسی خلاف قانون جماعت کو منتشر کرنے کے لئے سینیئر مجسٹریٹ کی معرفت موقعہ پر حاضر سینئر ملٹری افسر کو مدعو کر سکتے ہیں۔

رنگون ۱۳ اگست۔ اپر دائل روڈ میں قلی کھدائی کا کام کر رہے تھے۔ کہ انہیں کالی کے مندر کے نیچے سے جسے حال ہی میں منہدم کیا گیا ہے۔ ایک ہال نظر آیا۔ یہ ہال ۱۵ انٹ مربع اور ۱۰ فٹ اونچا ہے۔

شملہ ۱۲ اگست انڈین سول سروس میں بھرتی کے متعلق گورنمنٹ ہند نے وزیر ہند کی منظوری سے مستقل رہائش کی ایک نئی تعریف کی ہے۔ بھرتی کے متعلق قواعد اس بات کا تقاضا کرتے تھے۔ کہ امیدوار ہندوستان میں مستقل رہائش رکھتا ہو۔ مگر ان قواعد میں ایک نقص یہ تھا۔ کہ کوئی بھی غیر ملکی کسی گورنمنٹ آفس میں یہ حلف نامہ داخل کرکے کہ وہ ایک سال سے ہندوستان میں مستقل رہائش رکھتا ہے۔ انڈین سول سروس کے امتحان میں بیٹھنے کے قابل ہو جاتا تھا۔ اب نئی تعریف کے رو سے صرف وہی امیدوار انڈین سول سروس کے امتحان میں شامل ہو سکیں گے۔ جو ہندوستان میں مستقل رہائش رکھتے ہوں۔ مگر انڈین سول سروس والوں کی جو بھرتی وزیر ہند انگلستان میں کرتے ہیں۔ اس پر اس تعریف کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی